REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۴۳ — شمارہ ۴

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے۔ بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک: دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان

۱۴ شعبان ۱۴۱۴ ہجری | ۲۷ صلح ۱۳۷۳ ہش | ۲۷ جنوری ۱۹۹۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۔ ۲۲ جنوری ۔ (ایم۔ٹی۔اے) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن حضور انور کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں!

ارشادِ خداوندی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۱۸۴)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اُسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی۔ اور اُن لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت رمضان داخل ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھتا ہے اس کے رمضان سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جس شخص نے رمضان کی راتوں کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ .... مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور میں روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۷ - ۲۶۰)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بدر بورڈ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۷۳ ہش

یہ کہاں کی انسانیت ہے!؟

گزشتہ دنوں بعض جُبّہ پوش دیوبندی مولویوں کی زیرِ سرکردگی پہلے سے فساد زدہ بھاگلپور کے محلہ برہ پورہ میں "ختم نبوت کانفرنس" منعقد ہوئی جس کا نتیجہ بعد میں یہ ظاہر ہوا کہ برہ پورہ کی احمدیہ مسجد پر بم پھینکا گیا۔ اور پھر اس کے نتیجہ کے طور پر اب تک، احمدیوں کو ڈرایا دھمکایا جارہا ہے۔ انہیں سوشل بائیکاٹ کی دھمکیاں دی جارہی ہیں اسی طرح ۱۹ر نومبر کو بمبئی میں ایک داعی الی اللہ پر بزدلانہ حملہ کیا گیا۔

یہ عجیب بات ہے کہ پاکستان کے سیاسی مولویوں کی پیروی میں ہندوستان میں بھی بعض خشک مُلّاں اس امر کے لئے بیتاب ہیں کہ احمدیوں پر وہی ظلم وستم روا رکھا جائے جس سے پاکستانی مولوی پاکستان کے ظالمانہ آئین کی روشنی میں مستفیض ہو رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر بھی احمدیوں کو کلمہ پڑھنے اور اس کی اشاعت کرنے کی اجازت نہ ہو۔ وہ ارکانِ اسلام کی بجاآوری سے روک دیئے جائیں۔ ان پر اور اُن کے اہل وعیال پر طرح طرح کے ظلم کئے جائیں، پتھر پھینکے جائیں۔ راستوں میں کانٹے بچھائے جائیں۔ اُن کے جسمانی اعضاء کو نقصان پہنچایا جائے۔ اور اگر بس چلے تو قتل بھی کر دیا جائے۔ مساجد کو نقصان پہنچایا جائے۔ انہیں بم دھماکوں سے شہید کر دیا جائے۔ احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ اور اگر ہو سکے تو انہیں کسی ایسی جگہ محصور کر دیا جائے جہاں وہ ضروریاتِ زندگی کی محرومی سے تڑپ تڑپ کر اپنی جانیں دے دیں ـــــ لیکن یہ سب کچھ کرنے سے پہلے ذرا ٹھہریئے! ـــــ ٹھنڈے دل سے سوچئے!! ـــــ اور پھر اگر آپ سچے مومن ہیں تو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر تاریخ اسلام کی روشنی میں بتایئے!!! کہ مذکورہ تمام مظالم کس نے کس پر کئے۔ کس نے ظلم کئے، کس نے ظلم سہے۔ کن لوگوں نے کلمہ مٹایا اور کنہوں نے کلمہ کی خاطر اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کیں۔ کس نے سوشل بائیکاٹ کیا اور کس نے سوشل بائیکاٹ کی سختیوں کو برداشت کیا۔ کس نے پتھر پھینکے اور کس پر پھینکے گئے۔ وہ کون لوگ تھے جنہوں نے عبادت خانوں کو نقصان پہنچایا، اور اس نقصان کو کس نے برداشت کیا۔؟

شاید ہماری یہ بات تعصب کے اندھیروں میں گھرے ہوئے مولویوں کو سمجھ نہ آئے کیونکہ یہ پٹی جب انسان کو بہرا اور اندھا کر دیتی ہے تو اس کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیتی ہے۔ لیکن ہم اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور دانشوروں کی خدمت میں جن کی فطرت میں خدا نے شرافت اور دانشمندی کا مادہ رکھا ہے، یہ بات پیش کرتے ہیں کہ وہ اس تعلق میں سوچیں اور نہ صرف یہ کہ عوام کو سمجھانے کی کوشش کریں بلکہ اگر خشک مولویوں کی عقل میں بھی یہ بات بیٹھ سکے تو انہیں سمجھائیں کہ کچھ تو خوفِ خدا کرو ـــ جن کاموں کی طرف تم عوام لوگوں کو اُکسا رہے ہو، یہ کام تو رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس صحابہؓ کے نہیں۔ تحفظِ ختم نبوت کے نام پر جس ظلم وستم اور جور و جفا کی تم ہمیں تعلیم دے رہے ہو، یہ کام تو خاتم النبیین ﷺ اور آپ کے بزرگ صحابہ رضؓ نے ہرگز نہیں کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تو شرفِ انسان کو قائم کرنے اور بنی نوعِ انسان کو عظمت دلانے آیا تھا۔ آپ کیوں اس مقدس دین کے درپے ہیں اور کیوں اس کو دنیا میں بدنام کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اگر احمدی آپ لوگوں کی ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد اور گالی و گلوچ پر مشتمل فتووں کو شائع کرنا شروع کردیں۔ اور انہیں بکثرت لوگوں میں پھیلائیں تو آپ لوگوں کی دنیا میں کیا ناک رہ جائے گی۔ عقائد کا معاملہ ہو یا بعض اختلافی مسائل تو انہیں آپس میں مل بیٹھ کر حل کرنا چاہیئے۔ لیکن اس موقع پر پیش کرنے والی عجیب تر بات یہ ہے کہ جن عقائد کی بناء پر دیوبندی حضرات احمدیوں کو کافر قرار دیتے ہیں ان میں یہ خود احمدیوں کے ساتھ شامل ہیں۔ اجرائے نبوت کے معاملہ میں ائمہ کرام، مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحبؒ اور مولانا محمد طیب صاحب احمدیوں کے ہم نوا ہیں۔ بلکہ بعض معاملات میں تو یہ بقول بعض فرقہ ہائے اسلامیہ، احمدیوں سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ خود ہی بتایئے کہ "اشرف علی رسول اللہ" کا کلمہ (رسالہ الامداد ۸ر صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۴-۳۵ از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ مطبع امداد المطابع تھانہ بھون) احیائے حق کے واسطے کذب کا درست ہونا (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۵۸ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی) قرآن مجید پر پیشاب کرنے کا خواب کا اچھا ہونا (نعوذ باللہ) (افاضات یومیہ تھانوی صفحہ ۱۳۳۔ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۹ و مزید المجید تھانوی صفحہ ۱۱۶ سطر ۲۲) خدا کے کلام نفلی یعنی قرآن مجید کا جھوٹا ہونا (الجہد المقل از صدر دیوبند صفحہ ۴۱ بوادر النوادر از تھانوی صفحہ ۲۱۰ و صفحہ ۲۸۱) قرآن کو ضرورت کے وقت پاؤں تلے رکھ لینا (تحریف اوراق صفحہ ۹ بحوالہ وہابی نامہ صفحہ ۲۵) مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کی وفات پر انہیں "بانئ اسلام کا ثانی" کہنا۔ ملاحظہ فرمایئے یہ شعر ؎

زباں پر اہلِ اھواء کی ہے کیوں اُعلُ ھُبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانئِ اسلام کا ثانی

یہ تمام عقائد و خیالات کس قسم کے ہیں اور باوجود ان عقائد کے یہ کس مُنہ سے اسلام کی ٹھیکیداری کا دعویٰ کرتے ہیں ـــ!؟

علاوہ اس کے طبقہ شرفاء کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ احمدیت کی سوسالہ تاریخ کو اٹھا کر دیکھ لیں جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ہی اپنے مسلمان بھائیوں کی دل وجان سے عزت کی ہے اور ہر موقع پر نہ صرف یہ کہ انہیں ظلم وستم سے بچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی بلکہ زندگی کے ہر میدان میں انہیں ترقی دلانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ یاد کیجئے جس وقت ۱۹۲۲ء میں علاقہ ملکانہ میں شدھی کا سیلابِ عظیم چل رہا تھا اور مسلمان اپنے مذہب کو خیرباد کہہ کر ہندوؤں میں شامل ہو رہے تھے اس وقت کونسی جماعت تھی جو اسلام اور مسلمانوں کو بچانے کے لئے ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑی ہو گئی تھی۔ اور جب ہوا کا رُخ بدل گیا اور مدِّمقابل اپنی کمزوری کو محسوس کرکے صلح پر آمادہ ہوا جس کا مطلب یہ تھا کہ ہر دو اقوام اپنی کوششوں کو چھوڑ دیں۔ تو یہ سیاسی مولوی جھٹ صلح کرنے کے لئے سامنے آگئے جس پر آریہ حضرات نے ان مولویوں

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ہر طرف ٹوٹتی سانس کی ہچکیاں، یہ شب و روز گویا سزا ہو گئے
نفرتوں کی وہ ظالم چلی آندھیاں، کتنے پتے شجر سے جُدا ہو گئے

چار جانب ہے چھائی ہوئی اک گھٹن، سُونا سُونا لگے مجھ کو سارا چمن!
روشنی کی نظر اب نہ آتے کرن، سب مکین و مکاں بے صدا ہو گئے

تُو نے انساں بنایا کہ دے بندگی، پر اجیرن ہوئی آہ یہ زندگی
بھول کر بندگی کا مگر یہ چلن، تیرے بندے خدایا! خدا ہو گئے

دیکھئے آکے ہم کتنے مجبور ہیں، آپ سے دور ہیں کتنے مہجور ہیں
آنکھیں پُرنم ہوئیں ہونٹ خاموش ہیں، آپ کیوں ہم سے اتنے خفا ہو گئے

آپ کی چاہ جُرم و خطا بن گئی، ایک مجبور و مختار کی ٹھن گئی!
میرے خوابوں پہ بھی اب ہیں پہرے لگے، جُرم ناکردہ میری خطا ہو گئے

دیکھ میری وفا کو نہ تُو آزما، ہے عقیدت کا اعجاز بالکل جُدا
پُوچھتی ہے "احد" کی "بلالی" صدا، جسم اور جاں کب سے جُدا ہو گئے؟

اے صحرائی سحراں کو جا کر بتا، تیری چاہت میں کیا ذرہ بھی اختر بنا
جان دینے کو یہ جاں نثار آگیا، تیرے عشّاق تجھ پر فدا ہو گئے

جن کی خوشبو رچی میرے احساس میں، جی رہے ہیں تو بس ہم اسی آس میں
کاش آکر ملیں وہ دوبارہ تو ہم، ایک عرصہ ہوا جو جُدا ہو گئے

(انور ندیم علوی۔ ایڈووکیٹ)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۱ر جنوری ۱۹۹۴ء بمقام مسجد فضل لندن

اللہ کی طرف لوٹنے کے عظیم سفر کی تیاری کریں اور اپنی جنتیں خود بنائیں

یہ جنتیں ذکر الٰہی سے بنیں گی جن سے آپ کی روحانی نشوونما کا سلسلہ شروع ہوگا

یہ ہے ذکر الٰہی جس کی طرف میں آپ کو بلا رہا ہوں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن (ایم۔ ٹی۔ اے) تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۱۹ کی تلاوت فرمائی۔

پھر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان پر کہ "ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"۔ نہایت ایمان افروز روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا۔ جس طرح مادی ترقی میں انا کے سہارے ایک بہت لمبا سفر طے کیا اسی طرح روحانی ترقی میں بھی یہی انا ہے جو ایک سفر میں آپ کی مددگار و معین ہو جاتی ہے آپ کو قدم قدم آگے بڑھاتی ہے۔ مادی ترقیات میں انا نے کانشس رول ادا نہیں کیا یعنی باشعور طور پر انا میں یہ صلاحیت ہی نہیں تھی کہ وہ آپ کو وہ چیز عطا کر سکتی جو آپ کی لذت کے پیمانے ہیں اللہ تعالیٰ ہے جس نے اپنی انا سے یہ سب چیزیں آپ کو عطا کی ہیں۔ جب آپ انسان کی سطح پر پہنچ جاتے ہیں اور حواس خمسہ پوری طرح مکمل ہو کر تیار ہو جاتے ہیں تو یہ وہ وقت ہے جس کو خلق آخر کا وقت کہا جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے شعلۂ الہام نازل ہو سکتا ہے اور آپ کی صلاحیتیں اتنی ترقی کر چکی ہوتی ہیں کہ آپ مادے سے ماوراء کی چیز کا تصور کر سکتے ہیں۔ پھر شعور جوں جوں ترقی کرتا ہے آپ پر یہ واضح ہوتا چلا جاتا ہے کہ ہماری بقا نے جو ہمیں لذتیں دی ہیں یہ لذت تو ایک بے معنی سی چیز ہے اصل بقا اس بات میں ہے کہ بقا کے سرچشمے میں اپنے آپ کو کھو دیں قطرہ سمندر کی طرف واپس لوٹ جائے وہ جو مبدء تھا وہ مرجع بن جائے اور یہ احساس پوری طرح عرفانِ الٰہی سے نصیب ہوتا ہے اور عرفانِ الٰہی کلام الٰہی سے نصیب ہوتا ہے

حضور انور نے فرمایا اللہ کی طرف منتقل ہونے کا سفر روحانی ترقی کا سفر ہے۔ اس مرتبے پر جب آپ خدا سے ایک نئی طاقت پاتے ہیں۔ یہ طاقت آپ کو ایک روحانی لذت عطا کرتی ہے۔ یہی وہ روحانی لذت ہے جو مرنے کے بعد جی اٹھنے کے لئے پہلے اسی طرح ایک لمبا سفر کرے گی۔

حضور نے فرمایا اس سفر کے لئے آپ نے زندگی میں کچھ کام کرنے ہیں بصورت دیگر زادِ راہ کے بغیر یہ سفر پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح گناہگار لوگ اپنی جہنم تک پہنچنے کا جو سفر اختیار کرتے ہیں اس سفر تک پہنچنے کے لئے ان کو اسی طرح منفی اعصاب نصیب ہو سکتے ہیں جس طرح درد اور تکلیف کو محسوس کرنے کے لئے ہمیں زندگی کے مادی سفر میں منفی اعصاب نصیب ہوئے ہیں اور وہ منفی اعصاب جہنم تک پہنچنے تک ان کے اندر غیر معمولی تکلیف کے احساس کی طاقت پیدا کر چکے ہوتے ہیں۔ پس خدا سے دوری کا سفر دراصل وہ جہنم کی جانب سفر ہے جو ایک لمبے عرصہ کا سفر ہے جس کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب تک کا ہوگا

رفتہ رفتہ ہماری روح کو وہ شعور نصیب ہو جائے گا کہ اپنی حماقتوں کے نتیجہ میں جو کچھ کھویا ہے اس کی تکلیف محسوس کرے اور تکلیف کرنے کا نام ہے بقا کے خلاف جو کوئی بھی چیز آپ پر عمل دکھاتی ہے وہی تکلیف ہے اور بقا کے حق میں جو طاقتیں آپ پر عمل کر رہی ہیں وہی لذتیں ہیں۔ تو آخری تجزیے میں نہ کوئی جسمانی لذت ہے، نہ کوئی جنسی لذت ہے، نہ کوئی سردی گرمی کی لذت ہے سارے مزے انا تک پہنچتے ہیں اور اس انا میں جب کمزوری کا احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے بہت لمبے سفر کئے لیکن پھر کبھی کافی نہیں ہے مزید کی تمنا اسی طرح باقی ہے پھر بھی پیاس ہے جو نہ ختم ہونے والی ہے وہ وقت ہے شعور کا جب اللہ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور انسان جان لیتا ہے کہ بقا تو اس کی رفاقت میں ہے اور ہمیشہ کی زندگی بھی اسی سے نصیب ہو سکتی ہے تو پھر یہ کھانے پینے کی اور جنسی لذتیں اس کے مقابل پر بے حقیقت اور بے معنی ہو جاتی ہیں اور اپنے اپنے دائرے میں ایک نیا احساس لذت پیدا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعلیٰ لذات سے یہی مراد ہے۔

حضور نے فرمایا یہ جو روحانی سفر ہے اس کے متعلق یاد رکھیں کہ آپ کی تمام مادی لذات بعض صورتوں میں بڑی حسین ناک دکھائی دیتی ہیں مگر ان سب کا منبع و مبداء اللہ کی ذات ہے اور آغاز میں یہ بہت پاکیزہ ہیں اور گہری حکمتوں سے وابستہ ہیں اور آخری حکمت کی بات یہ ہے کہ ان سب کا تعلق اس انا سے ہے جو اللہ کی ذات سے آپ میں منعکس ہوئی اور اس نے ایک بہت لمبا سفر اختیار کیا جب آپ کو یہ احساس ہو جاتا ہے کہ منبع حسین ہے اور باقی سب لذتیں اس منبع کی عطا ہیں تو اس طرف لوٹنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے وہ سفر ہے جو مرجع کا سفر بن جاتا ہے۔ پس آخری دائرہ وہی ہے جو انا للہ وانا الیہ راجعون میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ ہی سے سفر کا آغاز ہوتا ہے اور اللہ ہی پر جا کر ختم ہوتا ہے وہ لوگ جن کا یہ سفر اندھا شروع ہو اور اندھا ہی ختم ہو ان کو مرنے کے بعد کسی لذت کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال کے موقع پر جو یہ الفاظ دہرائے اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَىٰ دراصل یہ الفاظ آپ کی تمام زندگی کا خلاصہ تھے یہ جو آپ کی اللہ کی طرف لوٹنے کی تڑپ ہے یہی واپس لوٹنا دراصل اعلیٰ جنت ہے اور یہی ہے جو اللہ نے فرمایا يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي کہ اے وہ نفس جو مجھ سے مطمئن ہو گیا تو لمبے سفر سے تھک گیا ہے اپنے رب کی طرف لوٹ آ پس میرے عباد میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

(باقی صفحہ ۸ کالم نمبر ۲ پر)

رمضان اصلاحِ نفس کا خاص مہینہ ہے

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بعض گزشتہ سالوں میں یہ خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں یہ تحریک کرتا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے مطابق دوستوں کو چاہئیے کہ رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی کمزوری کے متعلق دل میں خدا سے یہ عہد کیا کریں کہ وہ آئندہ اس کمزوری سے مجتنب رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بڑی حکمت پر مبنی ہے کیونکہ اوّل تو انسان کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی خواہش کرتا رہے اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک خدا سے قریب تر ہوتا جائے۔ اس کے علاوہ رمضان کا مہینہ اپنے خاص روحانی ماحول اور نماز روزہ اور نوافل اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی اور صدقہ و خیرات کی وجہ سے اس قسم کے محاسبے اور تجدید عہد کے ساتھ خاص مناسبت رکھتا ہے اور اس مشہور مثال کے مطابق کہ لوہا اسی وقت اچھی طرح کوٹا جاسکتا ہے جب کہ وہ گرم اور نرم ہو۔ رمضان کے مہینہ کو اصلاحِ نفس کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ پس ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو چاہئیے کہ موجودہ رمضان میں بھی اس زرّیں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی کسی خاص کمزوری کو سامنے رکھ کر دل میں خدا سے عہد کریں کہ وہ انشاء اللہ آئندہ اس کمزوری سے الگ رہیں گے اور کبھی اس کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ اس عہد کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ظاہر کرنا حالات میں اس کی ستاری کے خلاف ہے اور یہ صرف دل میں عہد کرنا کافی ہے مگر یہ عہد ایسا ہو کہ جان جائے پر بات نہ جائے کا مصداق بن جائے کیونکہ کَانَ عَہْدُ اللّٰہِ مَسْئُوْلًا۔ یعنی خدا کے ساتھ کئے گئے عہد کے متعلق قیامت کے دن پرسش ہوگی۔

یہ عہد کرنے کے لئے ہر انسان اپنے نفس کے محاسبہ کے ذریعہ اپنے لئے خود کسی خاص کمزوری کا انتخاب کر سکتا ہے مگر بہتر ہوگا کہ کسی ایسی کمزوری کو چنا جائے جو دوسروں کے لئے ٹھوکر یا تربیتی خرابی کا موجب بن رہی ہو اور جماعت کی بدنامی کا باعث ہو لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر خواہ کوئی کمزوری ہو جسے انسان اپنے حالات کے ماتحت جلد ترک کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس کے متعلق عہد کیا جاسکتا ہے اور یاد رکھنا چاہئیے کہ ایک کمزوری کا ترک کرنا اسی طرح دوسری کمزوریوں کو ترک کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے جس طرح ایک نیکی کا اختیار کرنا دوسری نیکی کا رستہ کھولتا ہے۔

وباللہ التوفیق

علامہ اقبال کے لقاء الٰہی کے انتظار کا جواب

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ... رات پونے نو بجے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ پر نشر ہونے والے پروگرام میں احمدی شعراء اور شاعرات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا دختر نیک اختر سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم عارفانہ کلام کے متعلق فرمایا

"حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا کلام دنیا کے کسی پیمانے سے بھی ناپا جائے ماشاء اللہ ایک چوٹی کا کلام ہے اور سند ہے وہ زبان کی۔"

ذیل میں قارئین بدر کی خدمت میں حضرت سیدہ موصوفہ کا وہ عارفانہ منظوم کلام پیش کیا جاتا ہے جو آپؓ نے علامہ اقبال کے لقاء الٰہی کے انتظار کے شکوہ کے جواب میں فرمایا تھا۔ علامہ اقبال نے کہا تھا:

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

جواباً آپؓ نے جو فرمایا ملاحظہ فرمائیے:

نشانِ حقیقت کی آرزو

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
جو خلوصِ دل کی رمق بھی ہے ترے سجدہ ہائے نیاز میں
ترے دل میں میرا ظہور ہے ترا سر ہی خود سرِ طور ہے
تری آنکھ میں مرا نور ہے تجھے کون کہتا ہے دور ہے؟
مجھے دیکھ جو نہیں سکتا یہ تری نظر کا قصور ہے

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں
مجھے دیکھ رفعتِ کوہ میں مجھے دیکھ پستیٔ کاہ میں
مجھے دیکھ عجزِ فقیر میں مجھے دیکھ شوکتِ شاہ میں
نہ دکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں
مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو مجھے دیکھ روئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدا میں سن کبھی دیکھ گل کے نکھار میں
مری ایک شانِ خزاں میں ہے مری ایک شان بہار میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں
میرا نور شکلِ ہلال میں مرا حسن بدرِ کمال میں
کبھی دیکھ طرزِ جلال میں کبھی دیکھ شانِ جمال میں
رگِ جاں سے ہوں میں قریب تر ترا دل ہے کس کے خیال میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں!
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

(درِّ عدن صفحہ)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ

پس اس عظیم سفر کی تیاری کریں اور اپنی جنتیں خود بنائیں اور یہ جنتیں ذکر الٰہی سے بنیں گی جن سے آپ کی روحانی نشوونما کا سلسلہ شروع ہوگا۔ یہ ہے ذکر الٰہی جس کی طرف میں آپ کو بلا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم میاں عبد الحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا کی وفات کا ذکر کیا آپ ۱۹ر جنوری کو لاہور میں وفات پا گئے تھے۔ اسی طرح حضرت سید سرور شاہ صاحب کے نواسے مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب کی وفات کی افسوسناک اطلاع دیتے ہوئے ہر دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ و عصر ادا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۹۳ء

قسط نمبر ۲ آخری

"واقفین نو اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں"

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت۔ ربوہ

۵۔ "جماعت احمدیہ کو اگلی نسلوں کے کردار کی تعمیر میں اس اصول کو ہمیشہ یاد رکھنا ہوگا۔ ورنہ وہ ہمیشہ دھوکے میں مبتلا رہیں گے۔ اور اگلی نسلوں سے ان کا اختیار جاتا رہے گا۔ وہ ان کی باتیں نہیں مانیں گے خصوصاً واقفین نو بچوں پر بہت ہی گہری ذمہ داریاں ہیں۔ یہ پانچ ہزار یا زائد بچے جتنے بھی اس دور میں پیش ہوئے ہیں انہوں نے اگلی دنیا سنبھالنی ہے اگلی نسلوں کی تربیت کرنی ہے۔ نئے قوموں کے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے۔ اور اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے بڑے بڑے مقابلے کرنے ہیں۔ بڑے بڑے معرکے سر کرنے ہیں ... اس لئے خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دل نشین کریں اور اپنے کردار میں ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں تاکہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جس پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

۶۔ "تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ یہ بچے شروع ہی سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں اور درمیان کے سارے واسطے اور سارے مراحل ہٹ جائیں گے۔ رسمی طور پہ تحریک جدید سے بھی واسطہ رہے گا۔ اور نظام جماعت سے بھی واسطہ رہے گا۔ مگر فی الحقیقت بچپن ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں خدا خود ان کو سنبھالتا ہے اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی خدا نے نگہداشت فرمائی۔ آپ کہتے ہیں۔

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

..... پس ایک ہی راہ ہے اور صرف ایک ہی راہ ہے کہ ہم اپنے وجود کو اور اپنے واقفین کے وجود کو خدا کے سپرد کر دیں اور خدا کے ہاتھوں میں کھیلنے لگیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

احمدی مردوں اور عورتوں کی مسابقت فی الخیرات

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۱ دسمبر ۱۹۷۰ء کو لجنہ اماء اللہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"بحیثیت جماعت یہی ایک جماعت دنیا میں ہے کہ جس میں نہ مرد عورت سے پیچھے ہے نہ عورت مرد سے پیچھے ہے۔ اس پاک جماعت احمدیہ کی یہ عجیب خصوصیت ہے جو کہیں اور نظر نہیں آتی اپنے ملک میں تو کیا غیر ملک جو بڑے ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں ان میں بھی یہ بات نظر نہیں آتی کہ عورتیں مردوں کے برابر چل رہی ہوں۔ یہ ٹھیک ہے جس وقت ڈانس کے لئے جانا ہوتا ہے وہ مرد کے پہلو بہ پہلو ہوتی ہے جس وقت شراب خانے جانا ہوتا ہے وہ مرد کے پہلو بہ پہلو ہوتی ہے ... لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے کا سوال ہے تو کوئی بھی نہیں رہا ...... دنیا میں انسانیت کی تاریخ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی زندگی اور ابدی حیات کے دور میں پہلی دو دفعہ یہ نظر آیا کہ ایک نشأۃ اولیٰ کے موقع پر اور ایک دوسری بار نشأۃ ثانیہ کے موقع پر کہ نہ مرد عورت سے پیچھے نہ عورت مرد سے پیچھے ...... اگلی نسل کا جہاں تک سوال ہے امریکہ بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا یورپ بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا روس اور چین بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

(الفضل ۲۰-۲۲-۲۳ فروری ۱۹۷۲ء بحوالہ المصابیح صفحہ ۲۲۰-۲۲۱ مرتبہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ستمبر ۱۹۷۹ء ناشر شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

احمدی خواتین کا فیصلہ کن کردار

اس زاویہ نگاہ سے یہ حقیقت آفتاب عالمتاب کی طرح روشن ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ وقف نو کے اس عالمی تربیتی نظام میں احمدی خواتین کو ایک فیصلہ کن کردار ادا کرنا ہوگا کیونکہ وہی دراصل مستقبل کے دور کی معمار ہیں اس تعلق میں سیدنا حضرت مصلح موعود کی خدا نما شخصیت اور آپ کی وہ ذریں ہدایات یاد آرہی ہیں جو حضور نے احمدی مستورات کو اپنے عہد خلافت میں وقتاً فوقتاً دیں اور صنف نازک میں خدمت دین اور تربیت اولاد کا ایک پُرجوش اور زندہ ولولہ پیدا کر دیا۔

؎ اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

بانی لجنہ اماء اللہ سیدنا محمود المصلح الموعود رحمہ اللہ نے ۱۷ ستمبر ۱۹۵۰ء کو کراچی میں ایک معرکہ آرا لیکچر دیا جس میں احمدی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"ماں کی تربیت ایک نہایت اہم چیز ہے مرد کا کام موجودہ زمانہ کی اصلاح کرنا ہے عورت کا کام آئندہ زمانہ کی اصلاح کرنا ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی بے شک موجودہ کام مرد کرتے ہیں لیکن آئندہ دور کی تعمیر عورتیں کرتی ہیں ...... پس عورتیں اگر چاہیں تو وہ دنیا کو مستقل طور پر دین بخش سکتی ہیں۔ عورتیں اگر چاہیں تو وہ دنیا کو مستقل طور پر ایمان بخش سکتی ہیں اور یہ کام اتنا بڑا ہے کہ نپولین کی فتح یا تیمور کی فتح یا سکندر کی فتح یا اور بادشاہوں کی فتوحات اس کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہو کر رہ جاتی ہیں .... اگر تم ایسا کرو اور اگلی نسل کی عورتیں اگلی نسل کو بچا لیں تو اس طرح قیامت تک خدا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو سکتی ہے گویا جس کام کو تیرہ سو سال میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نہیں کر سکے امام شافعی رحمہ اللہ نہیں کر سکے سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمہ اللہ نہیں کر سکے، حضرت معین الدین صاحب چشتی رحمہ اللہ نہیں کر سکے، شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ نہیں کر سکے عورت اس کو کر سکتی ہے۔ کیونکہ عورت کے ہاتھ میں بچہ ہوتا ہے۔ بچہ بولنا سیکھتا ہے تو اپنی ماں کی گود میں جذبات سیکھتا ہے تو اپنی ماں کے ذریعہ سے، فکر کا مادہ اس میں پیدا ہوتا ہے تو اپنی ماں کی وجہ سے۔ غرض وہ تمام باتیں عورت سے ہی سیکھتا ہے اگر عورت اس عزم کے ساتھ کھڑی ہو جائے کہ میں اپنی آئندہ نسل کی اصلاح کر دوں گی، تو جو کام ان بزرگوں سے نہیں ہوا وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ہو سکتا ہے اور خدا کی بادشاہت اس دنیا میں اسی طرح قائم ہو سکتی ہے جس طرح وہ آسمان پر ہے۔"

(الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۳ بحوالہ الازہار لذوات الخمار صفحہ ۹۹ حصہ دوم۔ مرتبہ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء احمدیت کے چند متفرق مگر نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں جن سے نونہالان احمدیت کے لئے پاکیزہ ماحول ان کی تربیت و اصلاح اور اس کے گہرے اثرات کا پتہ چلے گا۔

اخبار "البدر" قادیان کے اولین پرچہ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء کے پہلے صفحہ پر یہ واقعہ چھپا کہ:۔

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی مجمع تشحیذ الاذہان میں ایک دفعہ یہ جواب مضمون طلباء کو دیا گیا کہ علم اور دولت کا مقابلہ کرو۔ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس پر بہت غور و فکر کی اور بعض ہم مکتب اور ہم جماعتوں سے بھی بحث کی مگر جب آپ کے قلب مطہر نے علم اور دولت میں کسی کو کافی اور یقینی طور پر بہتر ہونے کا فتویٰ نہ دیا تو آپ اپنے اباجان امام الوقت کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے میاں بشیر احمد سے یوں مخاطب ہوئے۔ بشیر! تم بتلا سکتے ہو کہ علم اچھا ہے کہ دولت۔ میاں بشیر صاحب نے تو کیا جواب دینا تھا امام الوقت سن کر فرمانے لگے بیٹا محمود توبہ کرو توبہ کرو نہ علم اچھا ہے نہ دولت، خدا کا فضل اچھا ہے۔"

ایک بار حضرت مصلح موعود نے بچپن کا ایک ناقابل فراموش واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرے نزدیک اُن ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے ایک دفعہ حضرت صاحب کچھ بیمار تھے اسی لیئے جمعہ کے لئے مسجد میں نہ جاسکے میں اس وقت بالغ نہیں تھا کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں۔ تاہم میں جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد کو آرہا تھا کہ ایک شخص مجھے ملا ...... میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ واپس آرہے ہیں کیا نماز ہو گئی ہے انہوں نے کہا آدمی بہت ہیں مسجد میں جگہ نہیں تھی میں واپس آگیا۔ میں بھی یہ جواب سن کر واپس آگیا اور گھر میں آکر نماز پڑھ لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے...... میں نے دیکھا کہ آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی اور آپ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہوتا تھا آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت ہی اثر پڑا جواب میں میں نے کہا کہ میں گیا تو تھا لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آگیا۔ آپ سن کر خاموش ہوگئے لیکن جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحب آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے کے لئے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ سے دریافت کی وہ یہ تھی۔ کیا آج لوگ مسجد میں زیادہ تھے۔ اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی .... مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا ہاں حضور آج واقعہ میں بہت لوگ تھے .... بہر حال یہ واقعہ ہوا جس کا آج تک میرے قلب پر ایک گہرا اثر ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نماز باجماعت کا کتنا خیال رہتا تھا۔"

(الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۴۳ء بحوالہ شمائل احمد صفحہ ۳۹۔ ناشر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔ مطبوعہ دسمبر ۱۹۴۳ء)

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ ایک بلند پایہ اور باخدا بزرگ تھے آپ کا چشم دید بیان ہے کہ۔

"ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا مانگوں گا مگر جب میں مسجد پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدہ میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے یہ دعا کی کہ یا الٰہی یہ شخص جو تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ یہ کون ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کی اور مصافحہ کیا اور پوچھا کہ میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا۔ اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔"

(الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۸۰ کالم ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکتوبر ۱۹۰۷ء میں یہ عجیب و غریب واقعہ بتایا کہ:۔

"گورداسپور میں ایک بلی تھی خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کھاتی تھی۔ ایک دفعہ بعض دوستوں نے اس بلی کے مالک کو کہا کہ ہم بھی تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حلوا دودھ، چھیچھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکھ کر باہر سے قفل لگا دیا۔ تین دن کے بعد جو دیکھا تو بلی مری پڑی تھی اور وہ کھانا اسی طرح صحیح و سالم موجود تھا۔ یہ حیوانوں کی وفا اور استقامت کا حال ہے اگر ارزل المخلوقات کی صفات حسنہ بھی انسان میں نہ پائی جائیں تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے۔"

(ذکر حبیب صفحہ ۱۵۲ مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مطبوعہ قادیان)

حاجی الحرمین سیدنا حضرت حافظ مولانا نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

"میری اور میرے بھائی بہنوں کی تربیت زدوکوب کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ میرے والدین ہم سب پر اور بالخصوص مجھ پر بہت ہی زیادہ شفقت فرماتے تھے۔ ہماری تعلیم کے لئے وہ بھی بڑے سے بڑے خرچ کی بھی پروا نہ کرتے تھے میں نے اپنے والد یا والدہ سے کبھی کوئی گالی نہیں سنی۔ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں "محروم نہ جاویں" یا "محروم"۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۷۳-۱۷۲ مولفہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی مطبوعہ قادیان)

"میری ماں قرآن خوب جانتی تھی حمل کے اندر بھی قرآن ہی کی آواز مجھے پہنچی... قرآن ہم نے انہی کے زیر سایہ پڑھا۔ میری بھاوج مولوی لگہ والے کے خاندان سے تھی ان کی گود میں بھی میں نے انت الہادی الخ سنا۔

(رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۹۰۸ء ۔ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۰۶)

"میری ماں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بڑے بڑے درجات عطا کرے۔ بہت سارے بچوں کی ماں تھیں۔ مگر وہ کبھی نماز قضا نہ کرتیں ایک چادر پاک صاف صرف اس لئے رکھی ہوئی تھی کہ نماز کے وقت اسے اوڑھ لیتیں۔ نماز پڑھ کر معاً اور پر کھونٹی پر لٹکا دیتیں فرقان حمید کا پڑھنا کبھی قضا نہ کیا بلکہ میں نے اپنی ماں کے پیٹ میں قرآن مجید سنا اور پھر

گود میں [ ]... اور پھر اُن سے نہیں پڑھا"

(بدر ۲۴ دسمبر ۱۹۱۱ء ص ۳ بحوالہ حیات نور ص ... مؤلفہ عبدالقادر صاحب سوداگرمل)

اللہ تعالیٰ میرے باپ پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ کو اس وقت جب کہ میں تحصیل علم کے لئے پردیس کو جانے لگا فرمایا اتنی دور جاکر پڑھو کہ ہم میں سے کسی کے مرنے جینے سے ذرہ بھی تعلق نہ رہے۔ اور تم اس بات کی اپنی والدہ کو خبر نہ کرنا۔"
(مرقاۃ الیقین ص ۱۰۲)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب معالج خصوصی حضرت مصلح موعودؓ نے ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ وجد آفریں واقعہ بتایا کہ ۱۹۳۹ء کی بات ہے جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح دھرمسالہ میں قیام پذیر تھے اور جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمراہ تھے۔ ایک دن نیر صاحب نے اپنے خاص لب و لہجہ کے ساتھ کہا کہ میاں طاہر احمد! آپ نے یہ بات نہایت اچھی کہی ہے جس سے میرا دل بہت خوش ہوا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو کچھ انعام دوں۔ بتلائیں آپ کو کیا چیز پسند ہے تو اس بچہ نے جس کی عمر اس وقت ساڑھے دس سال کی تھی۔ برجستہ کہا کہ "اللہ" نیر صاحب حیران ہوکر خاموش ہو گئے میں نے کہا نیر صاحب اگر طاقت ہے تو میاں طاہر احمد کی پسندیدہ چیز دیجئے مگر آپ کیا دیں گے اس چیز کے لینے کے لئے تو آپ خود ان کے والد کے قدموں میں بیٹھے ہیں"۔
(تابعین اصحاب احمد ص ۱۲۳ مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مطبوعہ بک ڈپو اصحاب احمد قادیان ستمبر ۱۹۹۰ء)

خدائی انگلی کے اشارے

مسیح محمدی کے درخت وجود کی سرسبز شاخو اور شمع احمدیت کے پروانو! جو دنیا کے کناروں سے اس مقدس اجتماع میں شامل ہوا اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی صدائے ربانی کو سنو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"جتنے بھی واقعات آج کی دنیا میں رونما ہو رہے ہیں ایک دنیا کا مورخ ایک دنیا کا سیاستدان ان کو اور نظر سے دیکھتا ہے اور فہم سے سمجھتا ہے مومن کے لئے تو ہر انگلی خدا کی تقدیر کی طرف اشارہ کر رہی ہوتی ہے اور مومن اُن سے اور پیغام لیتا ہے اور ان پیغاموں کی روشنی میں اپنے آپ کو مستعد کرتا ہے اور اپنے آپ کو تیار کرتا ہے پس خدا کی انگلی جو اشارے کر رہی ہے وہ اب واضح تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور وہ اشارے یہ ہیں کہ آگے بڑھو اور ساری دنیا کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فتح کر لو کیونکہ آج یہ دنیا اپنے دروازے تمہارے لئے کھول رہی ہے۔ پس اے اسلام کے جیالو! اور اے خدمت دین کا دعویٰ کرنے والو ان مواقع سے فائدہ اٹھاؤ اور آگے بڑھو اور دنیا کو اسلام اور اسلام کے خدا کے لئے سر کرلو"
(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

بساطِ دنیا الٹ رہا ہے حسین اور پائیدار نقشے
جہان نو کے اُبھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظام کہنہ
کلید فتح و ظفر تھمائی ہمیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

حضرت مولانا راجیکی صاحب کا کشف

آج سے اسی برس قبل جماعت احمدیہ کے مایۂ ناز مناظر اور نامور صوفی بزرگ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اخبار بدر ۳۰ جنوری ۱۹۱۳ء میں اپنا یہ حیرت انگیز مکاشفہ شائع کیا کہ "ہمارا سلسلہ حقہ گو.... آج ایک چھوٹا سا پودا معلوم ہوتا ہے مگر ایک دن یہی درخت اتنا بڑھے گا اتنا پھولے گا کہ کسی وقت ہفت اقلیم کے بادشاہ اس کے سایہ کے نیچے بسیرا کریں گے اور وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہی ہے چنانچہ جب میں ۱۹۰۹ء میں میرٹھ گیا تو وہاں مجھے بذریعہ ایک مکاشفہ کے دکھایا گیا کہ ستر ھویں صدی ہے اور تمام دنیا میرے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے اور جدھر میں دیکھتا ہوں ہر طرف مجھے احمدی سلطنتیں اور احمدی بادشاہ ہی نظر آتے ہیں"

بیس لاکھ واقفین کا آفاقی تخیل

احمدیت کے اس پُر شوکت عالمی غلبہ کے وقت وقف نو اور دعوت الی اللہ کی دوسری آسمانی تحریکات کے کتنے شاندار نتائج رونما ہوں گے اس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے الفاظ میں سماعت فرمائیے۔

حضور نے ۲۸ اگست ۱۹۴۵ء کو ارشاد فرمایا:۔

"جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہانوں میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئیں اور کبھی کہتا ہوں اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئیں...... اپنے ان مزے کی گھڑیوں میں میں نے بیس بیس لاکھ مبلغ تجویز کیا ہے دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک واہمہ سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ مرتی نہیں جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کرے۔ لوگ بے شک مجھے شیخ چلی کہہ لیں مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالیٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال کے بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اُسے توفیق ہوئی تو وہ ایک لاکھ مبلغ تیار کر دے گا پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بندے کو کھڑا کر دے گا جو مبلغوں کو دو لاکھ تک پہنچا دے گا پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر مبلغوں کو تین لاکھ تک پہنچا دے گا اس طرح قدم بقدم اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لے آئیگا جب ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغ کام کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس سے پہلے کسی چیز کے متعلق امید رکھنا بے وقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں اور زمانہ سے مٹ نہیں سکتے آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔"
(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۵۹ء ص ۲،۳
تقریر فرمودہ ۲۸ اگست ۱۹۴۵ء)

احمدیت کے عالمی غلبہ کی پیشگوئی

حضور انور نے اس تقریر سے ۲۰ سال قبل ۱۹۲۵ء کے سالانہ جلسہ کے پلیٹ فارم پر دنیا بھر کے احمدیوں کو مژدہ بتایا کہ۔

"آپ لوگ اپنے ذرائع علم اور حیثیت کی کمی پر نگاہ نہ رکھیں۔ یہ موجودہ جماعت جن ذرائع سے بنی ہے وہ اس وقت کے ذرائع سے بہت کم تھے اور جب لوگ کئی لاکھ کو کھینچ کر سلسلہ میں لے آئے ہیں تو یہ کئی لاکھ کئی کروڑ کو کیوں نہ لائیں گے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے ایک رؤیا دیکھی کہ میں خطبہ پڑھ رہا ہوں جس میں کہتا ہوں پہلے اپنے بچوں کی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ اس

وقت جو بوجھ ہمارے کندھوں پر ہے اس سے ہزار گنے زیادہ بوجھ ان کے کندھوں پر ہوگا۔ پس ہماری آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں دیکھیں گی کہ دنیا کی زبردست طاقتیں اور قومیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گی کہ اب احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ اسی پر راضی نہ ہوگا۔ وہ جماعت کو اور بڑھاتا جائے گا جب تک لوگ یہ نہ کہہ اٹھیں کہ دنیا میں احمدیت ہی ایک مذہب ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں جبکہ آپ کے ساتھ ایک بھی آدمی نہ تھا فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ باقی اقوام دنیا کی اس طرح رہ جائیں گی جس طرح آجکل ایرانی خانہ بدوش قومیں ہیں پس کچھ لوگ آج مانیں گے کچھ کل کچھ پرسوں اسی طرح روز بروز اور دن بدن جماعت بڑھتی جائے گی اور ساعت بساعت اس کی قوت ترقی کرتی جائیگی۔ غریب امیر، عام انسان، خواص و بادشاہ اور رعایا حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائیں گے۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں یہی سلسلہ رہ جائے گا اور باقی مذاہب اس کے مقابلہ میں اسی طرح ماند ہو جائیں گے جس طرح سورج کے سامنے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں۔"

(منہاج الطالبین صفحہ ۶۷-۶۶ اشاعت ۳۰ر اپریل ۱۹۵۶ء)

حضرت مصلح موعودؓ کا پُر شوکت پیغام

معزز حضرات! اب آخر میں سیدنا محمود المصلح الموعودؓ خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایک پُر جلال اور پُر شوکت پیغام پر اس تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا۔

"ہماری جماعت کے ہر بچے، ہر نوجوان ہر عورت اور ہر مرد کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالیٰ نے اپنی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا جو اہم کام کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی امانت نہیں ہو سکتی ... جو چیز اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کی بادشاہتیں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ بلکہ ان کو اس سے اتنی بھی نسبت نہیں جتنی ایک معمولی کنکر کو ہیرے سے ہو سکتی ہے پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لو اور اس غرض کیلئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمت دین کیلئے وقف کرو تا کہ ایک کے بعد دوسری نسل اور تیسری نسل اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے..... اس وقت اسلام کی کشتی بھنور میں ہے اور اس کو سلامتی کے ساتھ کنارے تک پہنچانا ہمارا کام ہے اگر ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھانے کی کوشش کریں تو ہزاروں نوجوان خدمت دین کے لئے آگے آسکتے ہیں۔ تمہارے بعد بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہوں گے بڑے بڑے علماء پیدا ہوں گے بڑے بڑے صوفیا پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے بادشاہ آئیں گے مگر یاد رکھو خدا تعالیٰ نے جو شرف تمہیں عطا فرمایا ہے بعد میں آنے والوں کو وہ میسر نہیں آسکتا جیسے عالم اسلام میں بڑے بڑے بادشاہ گذرے ہیں مگر جو [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک [illegible] سے چھوٹے صحابی کو بھی ملا وہ ان بادشاہوں کو نصیب نہیں ہوا.... پس خدمت دین کے اس اہم موقعہ کو جو تمہیں صدیوں کے بعد نصیب ہوا ہے ضائع مت کرو اور اپنے گھروں کو خدا تعالیٰ کی برکتوں سے بھر لو۔"

(الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۶۱ء صفحہ ۴-۵)

نیز فرمایا:-

"جو تغیرات اسلام اور سلسلہ کے لئے مضر نظر آتے ہیں یہ اس لئے ہیں کہ دنیا کو تمام طرفوں سے تھکا کر خدا تعالیٰ اسلام کی طرف لائے اور دنیا دیکھ لے کہ اس نے جو راستے اپنی نجات کے لئے بتائے تھے وہ دراصل ہلاکت کی طرف جاتے تھے.... پس دنیا آئے گی اور یقیناً سب طرف سے تھک کر ادھر آئے گی.... پس نہیں معلوم ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہیے کہ دنیا کو سنبھال سکیں۔"

(الفضل ۲۷ر فروری، ۲ر مارچ ۱۹۲۲ء ص ۱۱-۱۰) ۔

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

تاریخی عہد

اب میں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس تاریخی دائمی اور مقدس عہد کو دہرانے کے لئے کھڑے ہو جائیں جو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ جوبلی ۱۹۳۹ء کے موقع پر ہم سے لیا تھا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اسلام اور احمدیت کے قیام اس کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا رہوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس امر کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کروں گا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو۔ بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے۔"

(روئیداد جلسہ خلافت جوبلی صفحہ ۲۴)

اَللّٰھُمَّ آمین۔
اَللّٰھُمَّ آمین
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٭

حاصلِ مطالعہ

کیا فرماتے ہیں علماء دیوبند

مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کے بارے میں

دار الکتاب دیوبند یو پی نے مولانا قاری محمد طیب صاحب، مہتمم دار العلوم دیوبند کی کتاب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم شائع کی ہے جس کے آغاز میں موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

"سرور دو عالم فخر بنی آدم آقائے دو جہاں نبی عالمین امام النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت سیدنا و مولانا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ وسلم محض نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین ہیں اور ختم کے معنیٰ انتہا کر دینے اور کسی چیز کو انتہا تک پہنچا دینے کے ہیں۔ اس لئے خاتم النبیین کے معنیٰ نبوت کو انتہا تک پہنچا دینے کے ہوئے ....

اس سے واضح ہوگیا کہ ختم نبوت کے معنیٰ قطع نبوت یا انقطاع رسالت کے نہیں کہ نبوت کی نعمت باقی نہ رہی یا اس کا نور عالم سے زائل ہوگیا بلکہ تکمیل نبوت کے ہیں جس کا حاصل یہ ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر تمام کمالات نبوت اپنی انتہا کو پہنچ کر مکمل ہو گئے جو اب تک نہ ہوئے تھے اور اب جو نبوت دنیا میں قائم ہے وہ خاتم کی ہے اور اس کامل نبوت کے بعد کسی نئی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہی نہ یہ کہ نبوت دنیا سے منقطع ہو گئی اور چھین لی گئی۔ معاذ اللہ"

(کتاب خاتم النبیین صفحہ ۳-۴)

کیا فرماتے ہیں علماء دیوبند اس وضاحت کے بعد قاری محمد طیب صاحب کے بارے کیا فتویٰ ہے کیونکہ البعینہٖ یہی تفسیر خاتم النبیین کی جب جماعت احمدیہ کے بانی نے فرمائی تو کفر کے فتوے دے دیئے گئے ۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہو ۔

(مرسلہ:۔ حمید الدین صاحب شمس مہتمم سلسلہ احمدیہ بنگال و آسام)

اعلان نکاح

مکرمہ حفصہ بیگم صاحبہ بنت مکرم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب درویش قادیان کا نکاح مکرم طاہر احمد صاحب صدیق ابن مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب صدیق آف کلکتہ کیساتھ بعوض دس ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے [illegible] کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے (مبلغ سو روپے اعانت بدر)

امۃ الرحمٰن اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش مرحوم قادیان

ہمسایہ ملک کی تبلیغی و تربیتی مساعی

گورنر آندھرا پردیش سے احمدیہ وفد کی ملاقات

حیدرآباد ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۶ء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی سربراہی میں ایک وفد نے عزت مآب محترمی کرشن کانت گورنر آندھرا پردیش سے راج بھون میں ملاقات کی۔

سب سے پہلے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے عزت مآب گورنر صاحب کی خدمت میں تلگو و انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ و دیگر اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ جسے موصوف نے بڑی عزت و احترام سے قبول کیا۔ یہ ملاقات ۲۰ منٹ تک جاری رہی۔ گورنر صاحب موصوف نے موجودہ زمانہ کی عالمی بے چینی، بدامنی اور فرقہ واریت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی جماعت کو جو سارے عالم میں مذہب اور انسانیت کی خدمت کا موقعہ مل رہا ہے اور آپ کی جماعت ترقی کر رہی ہے تو اس کا حقیقی سبب یہی ہے کہ آپ میں روحانیت ہے اور روحانی طاقت کے بغیر یہ کام ممکن نہیں ہے۔

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ پاکستان کے قیام کی خاطر جو عظیم قربانیاں اور جدوجہد انہوں نے سرانجام دی ہیں اس کی مثال نہیں مل سکتی لیکن سخت حیرت اور افسوس ہے کہ پاکستان آج ان احسانوں کا بدلہ یہ چکا رہا ہے کہ آپ کی جماعت پر اسی پاکستان میں ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں اور احمدیوں کو عبادات بجا لانے اور مساجد وغیرہ پر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں اور یہ سب اسلام کے نام پر کیا جا رہا ہے اس قسم کے حالات دیکھنے اور سننے سے مذہب سے ہی نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ اسی لئے مجھے اس بات میں حقیقت نظر آتی ہے کہ اب تو صرف اور صرف روحانیت ہی انسانیت کو بچا سکتی ہے۔ موصوف کے سامنے جب حالیہ پاکستان کی عدلیہ کا ظالمانہ فیصلے کا ذکر کیا تو موصوف نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں گورنر صاحب موصوف سے جماعت احمدیہ کی مختلف قومی خدمات کا ذکر ہوا۔ آخر میں استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملاقات کے دوررس اور نیک نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔ (سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج آندھرا)

بھاگلپور میں جلسہ

گزشتہ دنوں برہ پورہ بھاگلپور میں دیوبندی فرقہ کی کانفرنس جماعت احمدیہ کے خلاف ہوئی جس میں پیشہ ور مناظر مولوی اسمٰعیل صاحب کٹکی بھی آئے اور جماعت کے خلاف اپنی سابقہ عادت کے مطابق جو بھی جھوٹ بول سکتے تھے بول کر عوام الناس کو گمراہ کیا اور افراد جماعت سے بائیکاٹ کرنے کی ہدایت کی۔ قارئین خود سمجھ سکتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوشل بائیکاٹ کفار نے کیا تھا آپ نے کبھی بھی اس کی تعلیم نہ دی یہ وہی مولانا ہیں جن سے خاکسار کا مناظرہ ککنور میں ہوا تھا اور منڈا جاؤ پولیس انسپکٹر جو اس مناظرے میں صدر کے فرائض انجام دے رہے تھے ایک گھنٹے کے بعد مناظرہ نہ کرنے کی التجا کی اور مناظرہ ختم کروا دیا اور ککنور کے عوام نے جب دیکھا کہ ہمارا مناظر ہار گیا ہے تو جس فیس پر انہیں لے کر گئے تھے وہ ان کو دینے سے انکار کر دیا بہرکیف مولانا اسمٰعیل صاحب نے پھر مخالفت کے بال و پر نکالتے ہوئے ان علاقوں کا دورہ کیا جس پر خاکسار کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت موصول ہوئی کہ ان علاقوں کا دورہ کروں اس دوران خاکسار نے برہ پورہ کے نہایت تکلیف دہ حالات کو بھی دیکھا جو ایسے اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف اور علماء سو کی ہدایت پر احمدیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ چل رہا ہے اور احمدیوں کے گھروں پر پتھراؤ کیا جا رہا ہے احمدیوں کے پیچھے آوازے کسے جا رہے ہیں۔ خاکسار نے احمدیہ مسجد برہ پورہ میں دو دن درس "ان اللہ مع الصابرین" کے زیر عنوان دیا۔ اور ۱۳ اکتوبر کو احمدیہ مسجد بھاگلپور میں محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی معراج علی صاحب معلم نے کی جبکہ نظم مکرم سید عبد الرفیع صاحب ایڈووکیٹ نے خوش الحانی سے پڑھی بعد ازاں صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی آپ کے بعد محترم خورشید عالم صاحب نے خطاب فرمایا اور خاکسار کی تقریر ہوئی۔ بعدہ ڈاکٹر محمد یونس صاحب نے شکریہ کے جذبات پیش کیا۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر اثرات مرتب فرمائے۔ (حمید الدین شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام)

سنت ہزارہ سنگھ کی برسی کی تقریب میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۲۵ نومبر ۹۶ء کو ایک تبلیغی وفد جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم، مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب، مکرم عبد اللطیف صاحب، مکرم عبد الکریم صاحب صدیقی اور خاکسار تنویر احمد خادم پر مشتمل تھا تیجے گھمن گیا۔ موضع گھمن میں سکھوں کے ایک بزرگ سنت ہزارہ سنگھ جی کی برسی منائی جا رہی تھی اس کے جملہ انتظامات سکھوں کے زیر نگرانی تھے۔ اس پروگرام میں قریباً ڈیڑھ لاکھ زائرین اور سامعین آئے ہوئے تھے۔

سنت ہزارہ سنگھ جی کے پیروکار اس وقت تین حصوں میں تقسیم ہو چکے ہیں لیکن سب سے زیادہ اثر و رسوخ رکھنے والا حصہ سکھوں کا معلوم ہوتا تھا۔ گھمن پہنچ کر ہم لوگ سب سے پہلے سنت ہزارہ سنگھ کے بڑے بیٹے سے ملے موصوف بہت ہی محبت سے پیش آئے۔ ہم کو دیکھ کر لوگ ہمارے اردگرد جمع ہو گئے۔ موجودہ سنت جی (سنت ہزارہ سنگھ کے بیٹے) نے سوال شروع کئے جس کے مدلل جواب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے دیئے۔ ہزاروں کے مجمع میں چاروں طرف سے آوازیں آنے لگیں کہ سنت جی ان کو کچھ بولنے دیں۔ چنانچہ انہیں تقریر کا وقت دیا گیا جس پر جماعت کی نمائندگی میں مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے توحید۔ انسانی پیار اور خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس ضمن میں موصوف نے قرآن مجید کی آیات اور گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں سے روشنی ڈالی۔ الحمد للہ کہ تمام سامعین نے تقریر کو پسند کیا منتظمین نے کچھ رقم بھی پیش کی جو کہ گیانی صاحب موصوف نے لنگر میں دے دیا۔ اس سے بھی وہ لوگ کافی متاثر ہوئے۔

اس کے بعد پھر ہم لوگ سنت جی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حاضرین کی طرف سے پھر وہی آوازیں ملنے لگیں۔ ہم نے کہا بحث کریں بحث کریں اس پر سنت جی نے کہا کہ ان کو کھانا کھانے دو پھر ضرور بحث کریں گے کھانے کے دوران بعض لوگوں کی طرف سے سوالات کئے گئے جس کے جواب دیئے گئے۔ کھانے سے فراغت کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ بابا گورو نانک جی نے جو کچھ پایا ایک خدا کے ذکر میں پایا نیز یہ کہ مسلمان بزرگوں سے بابا گورو نانک کے کیسے تعلقات تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کس رنگ میں گوربانی میں ذکر آتا ہے۔ اس کے بعد خاکسار تنویر احمد خادم نے ایک مختصر تقریر کی جس میں خاکسار نے بتایا کہ گورو نانک جی کا زیادہ تر تعلق مسلمان پیروں فقیروں سے رہا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بابا جی کی تعلیم اور قرآن کی تعلیم بالکل ایک ہے۔ لوگ امنڈ امنڈ کر چاروں طرف سے پڑ رہے تھے۔ اور بہت ذوق و شوق سے تقاریر سن رہے تھے۔

سنت جی نے فرمایا کہ آئندہ سال ہم آپ لوگوں کو قبل از وقت مطلع کریں گے اور اس وقت اسٹیج آپ ہی کا ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ (آمین) (خاکسار۔ تنویر احمد خادم)

لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو کا مدراس میں صوبائی اجتماع

الحمد للہ مورخہ ۱۳ اکتوبر بمقام مشن ہاؤس مدراس خاکسار کی زیر صدارت صوبائی اجتماع تامل ناڈو منعقد کیا گیا۔ سارا مشن ہاؤس رنگین جھنڈیوں سے سجا دیا گیا تھا اور اسٹیج بھی خوب سجا دیا گیا تھا۔

ٹھیک دس بجے صبح سے ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد ناصرات الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ خاکسار نے اس جلسہ میں ناصرات کو مخاطب کیا۔ جلسہ کے دوران بچوں کیلئے چائے کا انتظام رہا۔ بہت اچھے رنگ میں اجلاس کی کارروائی عمل میں آئی۔

دوپہر کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد لجنہ اماء اللہ کا پروگرام ٹھیک ۲ بجے شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید و نظم سے ہوا۔ اس کے بعد بیت بازی کا پروگرام ہوا۔ جو بہت ہی دلچسپ تھا۔ علاوہ ازیں لجنہ کے مختلف دلچسپ علمی پروگرام ہوئے۔ آخر میں خاکسار نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے آخر میں نظم پڑھی گئی اور دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ اس کے بعد ناصرات اور لجنہ میں اول، دوم آنے والی کو انعامات دیئے گئے۔ اس دوران لجنہ و ناصرات کے کاموں کو بہتر رنگ میں چلانے کیلئے ایک خصوصی میٹنگ بھی ہوئی۔ (عزیزہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ مدراس)

درخواست ہائے دُعا

احباب کرام سے درج ذیل احباب کی دینی و دنیوی ترقیات، پریشانیوں کے ازالہ اور جملہ مشکلات کی دوری کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر بدر)

محترمہ مریم بی بی آف کرڈاپلی۔ مکرم محمد احمد صاحب کرڈاپلی۔ مودی بی بی کرڈاپلی۔ محترمہ نفرت جہاں پینکال۔ محترمہ تسلیم خان پینکال۔ عبدالرحمٰن اہل و عیال کرڈاپلی۔ مکرم کوہ نور خان کرڈاپلی۔ مکرمہ کوثر بیگم کرڈاپلی۔ مکرمہ امۃ النور (۳) کرڈاپلی۔ مکرمہ جمیلہ بیگم کرڈاپلی۔ مکرم شریفن بی بی کرڈاپلی۔ مکرم شاہجہان خان کرڈاپلی۔ حبیب خان کرڈاپلی۔ محترمہ شاہ کرڈاپلی۔ مکرمہ عقیلہ بیگم کرڈاپلی۔ مکرمہ بعیت اللہ بیگم کرڈاپلی۔ مکرم سبحان خان کرڈاپلی۔ مکرم محمد ضیاء الحق پینکال۔ مکرم محمد نور الحق پینکال۔ مکرم حبیب الرحمٰن پینکال۔ مکرم قاسم خان پینکال۔ مکرم ممتاز علی خان تابرکوٹ۔ مکرم ماسٹر صادق علی صاحب تابرکوٹ (اڑیسہ) اہلیہ اور بیٹی کی مکمل شفایابی کے لئے۔ مکرم انجد علی صاحب ولد قدرت علی خان صاحب (اڑیسہ) کی مغفرت کے لئے۔ مکرم حشمت علی کمارہ صاحب کی کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔ مکرم یوسف علی صاحب (اڑیسہ) دائم المریض ہیں شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے۔ محترمہ شکیلہ بیگم صاحبہ کے مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے۔

مکرم عبدالشکور صاحب ولد عبدالحق صاحب (TRIER جرمنی) جگر کے مرض میں مبتلا ہیں اور اب ایک حادثہ سے دماغ میں چوٹ آئی ہے۔ احباب کرام دُعا کریں اللہ تعالیٰ موصوف کو ہر دو تکالیف سے مکمل شفا عطا فرمائے۔ (رشید احمد شاد، جرمنی)

● میرے تایا زاد بھائی اور بہنوئی محترم محمد رحمت اللہ صاحب آف عیند اپور کی صحت بوجہ شوگر اور B.P. بہت کمزور ہے۔ علاج کیا جارہا ہے۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین (محمد معین الدین عیند اپور۔ آندھرا)

● خاکسار کے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے۔ نیز بیٹی جو ٹیچر ہے اس کا تبادلہ ربوہ میں ہوجانے کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (فاطمہ بیگم ربوہ)

دُعائے مغفرت

مکرم سید ظہیر الدین صاحب محمود احمد سابق صدر جماعت احمدیہ بریلی یوپی مورخہ ۲۶/۱۲/۹۳ بروز اتوار وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور فدائی احمدی بزرگ تھے جملہ قارئین کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اعلاناتِ نکاح

(۱) خاکسار کے بیٹے عزیزم مبارک احمد بٹ ایل ایل ایم کا نکاح عزیزہ منور سلطانہ بنت مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر کشمیر کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے بمبلغ اکیس ہزار روپے (-/۲۱۰۰۰) حق مہر پر ۳/۱۲/۹۳ کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں و جماعت احمدیہ کے لئے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

(محمد ایوب بٹ درویش قادیان)

(۲): خاکسار کی لڑکی عزیزہ سلمہ انور کا نکاح عزیزم نوشاد علی خان ابن مکرم نور علی خان صاحب مرحوم آف مانیکا گوڈا (اڑیسہ) سے بمبلغ -/۲۵,۱۰۱ روپے حق مہر پر ۲۶/۱۲/۹۳ کو مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ تقریب رخصتانہ بھی اسی روز شام کو عمل میں آئی۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

(محمد انوار الحق بھوبنیشور)

(۳): میرے لڑکے عزیزم نصیر الدین احمد صاحب ذکی کا نکاح ہمراہ عزیزہ شوکت جہاں صاحبہ بنت مکرم یوسف حسین احمد صاحب قاضی پورہ حیدر آباد ۲۳ اکتوبر ۹۳ء کو محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ جماعت احمدیہ حیدر آباد نے پڑھا۔ عزیز موصوف نے ۲۴ اکتوبر کو ولیمہ کیا۔ بزرگان اور احباب جماعت سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

(بشیر الدین احمد حیدر آبادی)

مورخہ ۲۵/۱۲/۹۳ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ (مینیجر بدر)

(۴): عزیزہ نور جہاں تہمینہ صاحبہ بنت مکرم مجید احمد صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح عزیزم مکرم غلام احمد صاحب شاکر ابن مکرم سید جہانگیر علی صاحب ساکن فلک نما حیدر آباد کے ساتھ بمبلغ -/۲۵۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اعانت بدر بمبلغ -/۱۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

(۵): عزیزہ سیدہ نیلوفر فاطمہ صاحبہ بنت مکرم میر احمد عارف صاحب ساکن چرچیرلہ کا نکاح عزیزم سید فراست حسین صاحب ابن مکرم سید جہانگیر احمد صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ بمبلغ -/۱۵۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اعانت بدر بمبلغ -/۱۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

(۶): عزیزہ صادقہ عدف صاحبہ بنت مکرم سید خلیل احمد صاحب ساکن شیموگہ کا نکاح عزیزم مکرم سید ولایت حسین صاحب ابن مکرم جہانگیر احمد صاحب کے ساتھ بمبلغ -/۱۵۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اعانت بدر بمبلغ -/۱۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

(۷): عزیزہ انیس فاطمہ المراس صاحبہ بنت مکرم آر۔ ایم علیم اللہ شریف صاحب ساکن شیموگہ کا نکاح عزیزم مکرم میر موسیٰ حسین صاحب ابن مکرم جے میر عطاء الرحمٰن صاحب ساکن شیموگہ (کرناٹک) کے ساتھ بمبلغ -/۱۵۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اعانت بدر بمبلغ -/۱۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

بقیہ صفحہ ۸: کے معیاد کے مطابق نسلی امتیاز کے خلاف امریکی قانونی تحفظ کافی ہے مگر عملاً قانونی تحفظات نہیں دیئے جاتے تعلیمی علیحدگی ہے اور سکولوں میں غیر مساوی حالات ہیں پرائیویٹ اور سرکاری مکان مہیا کرنے اور روزگار میں امتیازی سلوک جاری ہے ایک جیسی کوالیفکیشن ہونے پر افریقی امریکیوں کو کام ملنے کا چانس گورے امریکیوں کی نسبت ایک تہائی ہے۔

اس کے علاوہ ملک میں اقلیتی زبان بولنے والوں کو صحت اور سوشل سروسز اور دیگر معاملات میں اپنے خلاف امتیاز کا سامنا ہے۔ امریکہ میں کام کی جگہوں میں ملازمت کے حالات اور معاوضہ میں عورتوں کے خلاف باقاعدگی سے اور کھلے طور پر امتیاز کیا جاتا ہے پبلک سکولوں اور یونیورسٹیوں میں لڑکوں اور مردوں کی نسبت لڑکیوں کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے اور انہیں کم وسائل مہیا کئے جاتے ہیں۔

پولیس کے وحشیانہ رویہ کی مثال ۱۹۹۱ء میں شہری روڈنے کنگ کی کی گئی وحشیانہ مار پیٹ کے لگاتار حد سے زیادہ طاقت کے استعمال اور غیر انسانی و گھٹیا سلوک سے امتیازی سلوک کی مناہی کرنے والی دفعات ۲ اور ۲۶ کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ (ہند سماچار ۱۹ دسمبر ۹۳ء)

ولادتیں

(۱): میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ ایم ڈی کے ہاں ۳/۱۲/۹۳ کو بیٹی تولد ہوئی ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور صالحہ خادم دین بننے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت اخبار بدر بمبلغ -/۵۰ روپے)

خاکسار۔ محمد ایوب بٹ درویش قادیان

(۲): اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ امۃ الرؤف بشریٰ کو مورخہ ۹ دسمبر ۹۳ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری صدر الدین صاحب ہرکلہ آف پونچھ کی پوتی و چوہدری ریاض احمد ہرکلہ صاحب کی بیٹی ہے۔

زچہ و بچی کی صحت و سلامتی درازی عمر و نیک صالحہ خادم دین و ہم سب کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ رابعہ بیگم اہلیہ قریشی عبدالقادر صاحب ہمدانی مرحوم قادیان

یہ کہاں کی انسانیت ہے !؟ ۔ بقیہ اداریہ (صفحہ ۲)

سے کہا کہ کھیل تو سارا احمدیوں کا ہے تم انہیں چھوڑ کر کس طرح صلح کے لئے آ گئے۔ تب مجبور ہو کر بعض مسلمان لیڈروں نے قادیان میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی خدمت میں لکھا کہ مذکورہ مجلس میں آپ اپنے نمائندے بھجوائیں۔ لیکن خدا کے شیر نے اس صلح نامہ کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نقصان دہ خیال فرما کر اس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔

اس دور میں بھی آپ دیکھئے کہ بدنامِ زمانہ سلمان رشدی کی ناپاک کتاب کے نتیجہ میں ہندوستان کے بعض حصوں میں جب فسادات کا سلسلہ شروع ہوا تو کئی معصوم مسلمان جاں بحق ہو کر بیوائیں اور یتیم بچے اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ آج تک جماعتِ احمدیہ مسلمانوں کے ان مظلوم خاندانوں کو وظائف دے رہی ہے۔ بابری مسجد کی شہادت کے نتیجہ میں فسادات ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ نے اپنے متاثرہ مسلمان بھائیوں میں نہ صرف یہ کہ ضرورت کی چیزیں تقسیم کیں بلکہ لاکھوں روپے خرچ کر کے مکانات بھی بنوا کر دیئے۔ سنہ ۱۹۹۱ء میں بھاگلپور میں بدترین ہندو مسلم فسادات ہوئے تو ایسے نازک وقت میں لاکھوں روپے متاثرہ مسلمان بھائیوں میں تقسیم کئے گئے۔ انہیں مکانات بنوا کر دیئے گئے۔ یہ مکانات بھاگلپور سے ۲۲ کلو میٹر جنوب میں موضع کٹیاوالی تھانہ رجاؤن میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اس موقع پر ہم اپنے شریف اور سمجھدار مسلمان بھائیوں سے نہایت ادب سے التماس کرتے ہیں کہ یہ جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو منظم ہونے کی وجہ سے مسلمان بھائیوں کی نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دُنیا میں خدمات بجا لا رہی ہے۔ اور یہ ہمارا فرض ہے۔ ہم اپنے اس فرض کی ادائیگی میں کسی پر احسان نہیں کر رہے ہے۔ خواہ کوئی بھی قدرتی اور غیر قدرتی آفت مسلمانوں پر نازل ہو جماعتِ احمدیہ پہلے اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کے لئے پہنچتی ہے چنانچہ ایران کے زلزلہ کے موقع پر، صومالیہ کی خانہ جنگی میں اور بوسنیا کے دل ہلا دینے والے مظالم کے وقت آج بھی جماعتِ احمدیہ نہایت پیار و محبت کے جذبہ کے تحت اپنے بھائیوں کی خدمت میں مصروف ہے۔ اور یہ محبت صرف اور صرف سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہے۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اَے دِل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعویٔ حُبِّ پیمبرم

اب ذرا ٹھنڈے دِل سے سوچئے کہ کیا ان نیک کاموں کا بدلہ یہی ہے کہ اس محسن جماعت کو مظالم کا نشانہ بنایا جائے۔ اس کے افراد پر حملے کئے جائیں۔ مساجد کو مسمار کیا جائے۔ اور اُن کے مقدس امام کو طرح طرح کی گندی گالیاں نکال کر ان کے سینوں کو چھلنی کیا جائے۔ اسلام اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونا تو دُور کی بات ہے یہ ظالمانہ باتیں تو انسانی قدروں کے بھی خلاف ہیں۔ بھلا اس حیوانیت کو خدا اور اس کے رسول خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا واسطہ ——!

آخر پر ہم تمام انصاف پسندوں بالخصوص اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ درندگی، انتہا پسندی اور مذہبی جنون کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ اس کا کوئی گروہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ صرف اور صرف خود غرض اور مفاد پرست ہوتے ہیں۔ انسانی خون بہانے کی جب عادت پڑ جائے تو سب انسانوں کے خون تو ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ بالآخر وہ لوگ بھی پھر اس آتشِ رنگین کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں جو کسی وقت دُور کھڑے تماش بینوں میں شامل ہوتے ہیں۔ پاکستان میں یہی حال ہُوا پہلے احمدیوں کی باری آئی اور پھر یہ آگ تماش بینوں کے گھروں میں بھی لگ گئی۔ شیعہ بھی پریشان ہیں، ذکری بھی پریشان ہیں اور اب حد یہ ہے کہ حیوانیت کی اس عادت نے وہاں دوسرے مذاہب کو بھی نگلنا شروع کر دیا ہے۔ عیسائی بھی ان دنوں پریشان ہیں۔ ہندو بھی مطمئن نہیں۔ ہتکِ رسولؐ کا بہانہ بنا کر جو دراصل ہتکِ رسولؐ نہیں بلکہ ہتکِ مولوی ہوتا ہے معصوم لوگوں کو طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش میں بھی جب سے احمدیہ مسجد کو شہید کر کے معصوم احمدیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس کے بعد سے ہی مسلسل مذہبی انتہا پسندی کی خبریں منظرِ عام پر آ رہی ہیں۔

اس موقع پر حکومت کے اعلیٰ حکام، طبقۂ شرفاء بالخصوص برادرانِ اسلام سے ہماری اپیل ہے کہ شہریوں کے کسی بھی طبقہ پر ظلم ہو خواہ وہ اقلیت میں ہو یا اکثریت میں، اگر آج اُسے خاموشی سے برداشت کرنے اور وقت کو ٹالنے کی عادت پڑ گئی تو نہ صرف یہ کہ دوسرے ممالک میں ہمارے سیکولرزم کا بھانڈہ پھوٹ جائے گا بلکہ ہم پھر دیگر ممالک میں ہونے والے مظالم کے خلاف کسی بھی طرح آواز اُٹھانے کے اہل نہیں رہیں گے۔ ایسی صورت میں ہماری آواز بلاوجہ کے شور سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھے گی۔ (آگے کالم نمبر ۳، ۴ نیچے)

رمضان المبارک کے دوران مرکزی مساجد قادیان میں درس قرآنِ مجید و حدیثِ نبویؐ

اسماء مدرسین کرام	ایام	تاریخ رمضان	از سورۃ تا سورۃ
مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم	۳	یکم تا ۳	سورۃ فاتحہ تا آلِ عمران
〃 〃 محمد یوسف صاحب انور	۲	۴ تا ۵	النساء تا مائدہ
〃 〃 محمود احمد صاحب خادم	۲	۶ تا ۷	اَنعام تا اَعراف
〃 〃 محمد نسیم خان صاحب	۲	۸ تا ۹	انفال تا یونس
〃 〃 محمد انعام صاحب غوری	۳	۱۰ تا ۱۲	ہُود تا نحل
〃 〃 قریشی محمد فضل اللہ صاحب	۲	۱۳ تا ۱۴	بنی اسرائیل تا طٰہٰ
〃 〃 عنایت اللہ صاحب	۲	۱۵ تا ۱۶	انبیاء تا نور
〃 〃 طاہر احمد صاحب چیمہ	۲	۱۷ تا ۱۸	فرقان تا عنکبوت
〃 〃 شیخ محمود احمد صاحب	۲	۱۹ تا ۲۰	روم تا فاطر
〃 〃 خورشید احمد صاحب انور	۲	۲۱ تا ۲۲	یٰسین تا حٰم السجدہ
〃 〃 ظہیر احمد صاحب خادم	۲	۲۳ تا ۲۴	شُوریٰ تا الحجرات
〃 〃 حکیم محمد دین صاحب	۲	۲۵ تا ۲۶	قٓ تا جمعہ
〃 〃 محمد کریم الدین صاحب شاہد	۳	۲۷ تا ۲۹	منافقون تا النّاس

درسِ حدیث مسجد مُبارک بعد نمازِ فجر

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد	۱۰ ایام	یکم تا ۱۰ رمضان
〃 〃 حکیم محمد دین صاحب	۱۰ یوم	۱۱ تا ۲۰ 〃
〃 〃 منیر احمد صاحب خادم	۱۰ یوم	۲۱ تا آخر رمضان

درسِ حدیث مسجد اقصیٰ بعد نماز فجر

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب	۷ یوم	یکم 〃 تا ۷ 〃 رمضان
〃 〃 محمد نسیم خان صاحب	۸ یوم	۸ 〃 تا ۱۵ 〃 〃
〃 〃 ظہیر احمد صاحب خادم	۷ یوم	۱۶ 〃 تا ۲۲ 〃 〃
〃 〃 محمد انعام صاحب غوری	۸ یوم	۲۳ 〃 تا آخر رمضان

درسِ حدیث مسجد ناصر آباد بعد نمازِ فجر

مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور	۷ یوم	یکم 〃 تا ۷ 〃 رمضان
〃 〃 قریشی محمد فضل اللہ صاحب	۸ یوم	۸ 〃 تا ۱۵ 〃 〃
〃 〃 طاہر احمد صاحب چیمہ	۷ یوم	۱۶ 〃 تا ۲۲ 〃 〃
〃 〃 جلال الدین صاحب نیّر	۸ یوم	۲۳ 〃 تا آخر رمضان
〃 〃 جاوید اقبال صاحب اختر	متبادل	〃 〃 〃 〃

نمازِ تراویح بعد نمازِ عشاء

(۱)۔ مکرم حافظ قاری نواب احمد صاحب گنگوہی .... مسجد مبارک
(۲)۔ 〃 〃 مرزا مظہر احمد صاحب (سامع)
(۳)۔ 〃 〃 مخدوم شریف صاحب .... مسجد اقصیٰ
(۴)۔ 〃 〃 شریف الحسن صاحب (سامع)
(۵)۔ 〃 〃 مظہر احمد صاحب طاہر .... مسجد ناصر آباد
(۶)۔ 〃 〃 سید رسول صاحب نیاز (سامع)

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اور یاد رکھیں کہ آج اگر آپ اپنے ضمیر کا گلا گھونٹ کر ایک طبقہ کے مظلوموں پر ڈھائے جانے والے مظالم کو خاموش تماشائی بن کر دیکھتے رہے تو آنے والے دن جب آپ کے اپنے گھر میں آگ لگے گی تو کفِ افسوس بھی آپ ہی کو ملنا پڑے گا —— اور پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ ظلم کی اس ماتمی رات میں طلوعِ دن اور طلوعِ امن کا انتظار صرف ایک انتظار ہی رہ جائے ——!!

(منیر احمد خادم)

خوشخبری

احبابِ جماعت کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقفِ نو کی میعاد میں توسیع فرمادی ہے۔ قبل ازیں یہ تحریک ۱۹۹۳ء کو ختم ہو چکی تھی ــــ خواہشمند احباب اس تعلق میں اپنی درخواستیں حضور انور کی خدمتِ اقدس میں بھجوائیں۔ نیز دعا کریں کہ حضور انور کے منشاء مبارک کے مطابق واقفینِ نو کی تعداد پانچ ہزار سے تجاوز کر جائے۔

وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید قادیان

ولادت

الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم لطیف احمد خالد کو مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۹۳ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے از راہِ شفقت بچی کا نام "اَمَۃُ المُجیب" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبد الرشید صاحب گنائی آف بھدرواہ (کشمیر) کی نواسی اور خاکسار کی پوتی ہے۔ احبابِ کرام سے زچہ و بچی کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر کے لئے نیز بچی کے نیک صالحہ اور خادمۂ دین بننے کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے (اعانتِ بدر ۵۰/- روپے)

خاکسار:- بشیر احمد طاہر، مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN-143516.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS.
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES AND SOLID BRASS NOVELTIES / GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS: 4378/4B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI.

نفائس اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون:- ۶۶۲۹۷۲۳

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
باٹی پولیمرز
کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206

ارشادِ نبوی
اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ
(سخت غصّہ سے بچو)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

MAHAM PUBLISHERS
TEL. 06386 - 7973.
گھر بیٹھے آمدنی حاصل کیجئے
ایسے دوست یا خواتین درکار ہیں جو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر سکتے ہوں وہ دوست/خواتین MAHAM PUBLISHERS درج ذیل پتہ پر اپنی درخواست بھجوائیں:-
ZAHEER AHMAD KHALID, HAUPT-STR-51
66904 BRUCKEN (GERMANY)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائٹر:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
PHONE:- 04524-649.

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

POULTECH CONSULTANT & DISTRIBUTORS.
DEALERS IN:- DAY OLD BROILER CHICKS POULTRY FEED. MEDICINES & ALL TYPES OF POULTRY EQUIPMENTS.
OFFICE / RESIDENCE:-
58- ISHRAT MANZIL, NEAR POLICE STATION, WAZIR GANJ,
PHONE:- 245860. LUCKNOW-226018.

NEVER BEFORE
THIS COMFORT
THIS DURABILITY
AND SOLIGHT
NIR
Soniky
HAWAI
A Treat for Your feet
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34 A. DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD, CALCUTTA-15.